اور ان کے ڈرائیور محمد طاہر جامعہ کے قریب دن دیہاڑے کراچی کے معروف ترین شاہراہ بزنس ریکارڈرروڈ پر چوک میں ۲ نومبر ۱۹۹۷ء بارہ بجکر چالیس منٹ پر پولیس چوکی کے سامنے نہایت ہی بدترین دہشت گردی کے شکار ہوکر شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفراز ہوئے ۔ اناللہ واناالیہ راجعون ۔ جس سے پورے ملک میں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی ۔ اور ہر جگہ احتجاجی مظاہرے اور تعزیتی جلسے منعقد ہوئے اور ان کے ایصال وثواب کیلئے ختمات قرآن کا اہتمام کیا گیا ۔ آج ڈیڑھ ماہ پورا ہونے کو ہے اور ان کے سفاک قاتلوں کا باوجود وزیرداخلہ چیف منسٹر سندھ اور انتظامیہ کی یقین دہانیوں کی جو انہوں نے علماء کی قائم کردہ کمیٹی کو جس میں راقم بھی شامل تھا کرائی تھیں ۔ آج تک کوئی سراغ نہ ملا ۔ اصولاً اور اخلاقاً تو ان کو مستعفی ہوجانا چاہئے اس لیے کہ انہوں نے ۲۷ گھنٹوں کا وعدہ کیا تھا لیکن اس ملک میں سینکڑوں علماء اور نہتے شہری اور معصوم بچے قتل ہوئے ہیں ۔ لیکناآج تک کسے پکڑا گیا ہے اور کس کو سزا دی گئی ہے یہ تو ایک مقتل ہے جس سے اہل حق علماء ایک ایک کرکے گزارے جارہے ہیں اور پھر خصوصاً ایک مسلک کے علماء کو اس حکومت کی آمد کے بعد توچن چن کے قتل کیا جارہا ہے چاہے کسی کا فرقہ واریت سے تعلق ہو یا نہ ہو ۔

راقم اپنے اساتذہ کرام اور بالخصوص اپنے مشفق سرپرست اور محترم استاذ حضرت مولانا مفتی عبدالسمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کی سایہ شفقت میں بندہ دوسال تک جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں رہا ۔ اور ان کے بےپناہ احسانات ، تعلیمی صلاحیتوں ، مثالی نظم ونسق اور تعلیم و تربیت کے طفیل ہی بندہ آج قلم کو ہاتھ میں تھامنے کے قابل ہوا ہے ۔ لیکن آج قلم اور ہاتھ میں وہ سکت وتاب نہیں کہ اپنے ان اعظیم اساتذہ کے بارے میں کچھ تعزیت سطور تحریر کرے ۔ اس لیے کہ یہ راقم کا پنا ذاتی صدمہ ہے اور جو خود سراپا دردوالم کا پیکر ہو وہ تصویر درد اور تعزیت شذرہ میں کیا رنگ بھرے گا ۔ ع ہوبہو کھینچے گا "اب تو درد" کی تصویر کون ؟ (روح اقبالؒ سے معذرت کیساتھ)

ابھی کراچی کے سانحہ کاوار سہنے بھی نہ پائے تھے کہ جمعیت علماء اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور جمعیت طلباء اسلام کے بانی ارکان میں سے علماء حق کے بےباک ترجمان و وکیل جناب ندیم اقبال اعوان ایڈوکیٹ کو بھی عدالت اور پولیس کے زیرسایہ ایک مخصوص فرقے کے دہشت گردوں نے شہید کردیا ۔ اناللہ واناالیہ راجعون ۔ جناب ندیم اقبال اعوان نے ساری زندگی علماء اور جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے گزاری اور صبرواستقامت کے کوہ گراں ثابت ہوئے ۔ انہوں نے جمعیت طلباء اور جمعیت علماء اسلام کے قانون دان کی حیثیت سے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا تھا گوکہ ان کا کوئی تعلق فرقہ واریت سے نہیں تھا ۔ لیکن ان کو بھی ان ظالموں نے ایک سوچے سمجھے